

چکن گُنیا کا مریض نماز کیسے ادا کرے؟



(دعوتِ اسلامی)

دَارُ الْاِفْتَاءِ اَهْلِ السُّنَّةِ

Darul Ifta AhleSunnat

تاریخ: 30-10-2024

ریفرنس نمبر: FAM-577

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مجھے چکن گُنیا ہو گیا ہے، میں جب نماز کے لیے سجدے میں جاتا ہوں، تو گھٹنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے اور زمین پر بیٹھنے میں بھی تکلیف ہوتی ہے، ڈاکٹر کا بھی کہنا ہے کہ آپ کرسی پر نماز پڑھیں، کیونکہ زمین پر بیٹھ کر پڑھنے سے گھٹنوں میں تکلیف بڑھ سکتی ہے، گھٹنے خراب ہو سکتے ہیں، اب اس صورت میں میرے لیے کیا حکم شرع ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

چکن گُنیا آج کل ایک وائرل بیماری ہے، جس میں بخار کے ساتھ جوڑوں میں شدید درد ہوتا ہے، شروع شروع میں اس کی شدت کم اور پھر آہستہ آہستہ بڑھتی چلی جاتی ہے، بہر حال مریض کی جب تک یہ کیفیت ہو کہ زمین پر یا زمین پر 12 انگل (یعنی 9 انچ) تک کوئی اونچی سخت چیز رکھ کر اس پر سجدہ کر سکتا ہو، اور گھٹنوں، جوڑوں کی تکلیف قابل برداشت ہو، تو زمین یا اس چیز پر سجدہ کرنا فرض ہوگا، زمین یا کرسی پر بیٹھ کر صرف اشارہ کرنے سے نماز نہیں ہوگی، اور اس صورت میں جن نمازوں

میں قیام فرض ہے یعنی فرض، واجب اور سنت فجر، ان میں قیام پر قدرت ہوتے ہوئے قیام بھی فرض رہے گا، ان نمازوں میں اگر بیٹھ کر نماز پڑھی، تو نماز نہیں ہوگی۔ اگر صرف کچھ دیر کھڑا ہو سکتا ہو، اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہہ لے، تو اس پر فرض ہوگا کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہے، پھر بیٹھ جائے۔ ہاں اگر اتنی دیر کھڑے ہونے سے بھی بالکل عاجز ہو یا کھڑے ہونے سے ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو، تو اب قیام ساقط ہو جائے گا، لیکن سجدہ پر قادر ہونے کی صورت میں سجدہ زمین یا زمین سے بارہ انگل اونچی سخت چیز پر ہی کرنا فرض ہوگا۔

اور اگر مریض کی حالت یہ ہو کہ زمین پر یا زمین سے بارہ انگل اونچی سخت چیز پر سجدہ نہ کر سکتا ہو کہ اس طرح سجدہ کرنے سے گھٹنوں میں ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو، یا تکلیف تو اتنی شدید نہ ہو، مگر گھٹنوں میں تکلیف بڑھ جانے، یا دیر سے صحیح ہونے، یا گھٹنے خراب ہونے کا صحیح اندیشہ ہو، تو اس صورت میں قیام بھی ساقط ہو جائے گا اور اب مریض بیٹھ کر رکوع اور سجدے کے لیے اشارے سے نماز ادا کر سکتا ہے، چاہے تو زمین پر بیٹھے یا کرسی پر بیٹھ کر پڑھے، دونوں طرح سے اجازت ہے، البتہ اشارے سے نماز کی ادائیگی میں یہ خیال رکھنا ہوگا کہ رکوع کے مقابلے میں، سجدے کے اشارے میں سر کو زیادہ جھکائے، اگر سجدے کے لیے سر زیادہ نہ جھکایا، تو سجدہ نہ ہوگا اور نماز بھی نہیں ہوگی۔ پھر جیسے جیسے کنڈیشن بہتر ہونے لگے، تو اس کے اعتبار سے سجدے پر قدرت ہونے یا نہ ہونے کے متعلق مذکورہ تفصیل کے مطابق غور کر کے نماز ادا کی جائے۔

بہار شریعت میں ہے: ”اگر کوئی اونچی چیز زمین پر رکھی ہوئی ہے، اس پر سجدہ کیا اور رکوع کے لیے صرف اشارہ نہ ہو بلکہ بیٹھ بھی جھکائی تو صحیح ہے، بشرطیکہ سجدہ کے شرائط پائے جائیں، مثلاً: اس

چیز کا سخت ہونا جس پر سجدہ کیا کہ اس قدر پیشانی دب گئی ہو کہ پھر دبانے سے نہ دبے اور اس کی اونچائی بارہ انگل سے زیادہ نہ ہو۔ ان شرائط کے پائے جانے کے بعد حقیقتاً رکوع و سجود پائے گئے، اشارہ سے پڑھنے والا اسے نہ کہیں گے اور کھڑا ہو کر پڑھنے والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے اور یہ شخص جب اس طرح رکوع و سجود کر سکتا ہے اور قیام پر قادر ہے، تو اس پر قیام فرض ہے یا اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی ہے اسے کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے، لہذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا، مگر شرائط مذکورہ کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے، اس پر فرض ہے کہ اسی طرح سجدہ کرے اشارہ جائز نہیں۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 722، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سجدے پر قادر ہو، تو بقدر قدرت قیام بھی کرے گا، اور جب سجدے پر قادر نہیں تو بیٹھ کر

اشارے سے نماز پڑھ سکتا ہے، چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”اذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدا يركع ويسجد كذا في الهداية... ولو كان قادرا على بعض القيام دون تمامه يؤمر بان يقوم قدر ما يقدر حتى اذا كان قادرا على ان يكبر قائما... يؤمر بان يكبر قائما... وان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلى قاعدا بايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع“ ترجمہ: جب مریض قیام سے بالکل عاجز ہو جائے، تو بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے، جیسا کہ ہدایہ میں ہے اور اگر مکمل قیام پر قدرت تو نہ ہو، لیکن بعض قیام پر قادر ہو، تو اسے حکم دیا جائے گا کہ جتنے پر قادر ہے اتنا قیام کرے، یہاں تک کہ اگر وہ صرف تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنے پر قادر ہو، تو اسے حکم دیا جائے گا کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہے (پھر بیٹھ جائے) اور اگر کوئی شخص کھڑے ہونے اور رکوع و سجدہ کرنے سے عاجز ہو جائے اور بیٹھنے پر قادر ہو تو ایسا شخص بیٹھ کر اشارے کے ساتھ نماز پڑھے اور سجدے کے اشارے کو رکوع سے پست رکھے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، جلد 1، کتاب الصلاة، صفحہ 149-150، دارالکتب العلمیہ بیروت)

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”(وان تعذرا) لیس تعذرهما شرطاً بل تعذر السجود کاف (أوماً قاعداً) وهو افضل من الایماء قائماً (ویجعل سجوده اخفض من رکوعه) لزوماً“ ملخصاً۔ ترجمہ: اور اگر رکوع و سجود دونوں نہیں کر سکتا، دونوں پر قدرت نہ ہونا شرط نہیں بلکہ صرف سجدہ کرنے پر قدرت نہ ہونا ہی کافی ہے (لہذا اگر سجدہ پر قدرت نہ ہو تو) بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اور بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا، کھڑے ہو کر اشارہ کر کے پڑھنے سے افضل ہے اور اس صورت میں سجدے کے اشارے کو رکوع سے لازماً پست رکھے۔

(تنویر الابصار مع در مختار، جلد 2، باب صلاة المریض، صفحہ 684-685، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: ”کھڑا ہو سکتا ہے، مگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً: حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بہے گا، تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے، بلکہ یہی بہتر ہے اور اس صورت میں یہ بھی کر سکتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کے لیے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے، پھر بیٹھ کر سجدہ کے لیے اشارہ کرے۔۔۔ اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے۔۔۔ اور سجدہ کے لیے زیادہ سر نہ جھکایا تو ہوا ہی نہیں۔“

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 721، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



کتبہ

مفتی محمد قاسم عطاری

26 ربیع الثانی 1446ھ / 30 اکتوبر 2024